3 مالی نظام کی صحت اور کارکردگی

اسٹیٹ بینک کی اہم ذمہ داریوں میں سے ایک مالی نظام [4] کی ضابطہ کاری اور نگرانی ہے تاکہ اس کی صحت اور استحکام کو یقینی بناتے ہوئے معاشی نمو اور ترقی کے وسیع تر مقاصد کو حاصل کیا جاسکے۔ اسٹیٹ بینک بینکاری کی صنعت میں مالی استحکام، کارکردگی، صارفی اعتماد اور منڈی میں نظم وضبط برقرار رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ بینک کی نگرانی کا ڈھانچہ مؤثر بینکاری نگرانی کے بنیادی اصولوں کے عالمی سطح پر تسلیم شدہ بنیادی اصولوں سے ہم آہنگ ہے۔ تاہم بینک اس ڈھانچے کو مزید مضبوط اور متحرک عالمی ومقامی ماحول سے ہم آہنگ کرنے کے لیے مستقل کوشاں رہتا ہے تاکہ مالی استحکام کو لاحق ہر قسم کے خطرات سے نمٹا جاسکے۔ اس ضمن میں اسٹیٹ بینک نے مالی سال 14ء کے دوران ذیل میں دیے گئے اہم اقدامات کیے تھے۔

3.1 مالی استحکام اور کارکردگی بڑھانے کے لیے ضوابطی اقدامات

3.1.1 ادائیگی قرض کی صلاحیت اور سیالیت کے معیارات کو تقویت دینا: بازل سوم کا نفاذ

3.1.1 بازل کمیٹی برائے بینکاری نگرانی (بی سی بی ایس) نے 2010ء میں ایک نیا سرمایہ معاہدہ جاری کیا ہے جسے بازل سوم کہا جاتا ہے اور جو 2013ء تا 2019ء کے دوران مرحلہ وار نافذ کیا جائے گا۔ فریم ورک کی اہم خصوصیات میں سرمائے کی ساخت میں تبدیلیاں، سرمایہ حدود، سیالیت کے تناسبات (خالص مستحکم فنڈنگ تناسب اور سیالیت کی کوریج کا تناسب) اور لیوریج تناسب متعارف کرانا شامل ہیں۔ اپنے ضوابطی فریم ورک کو بہترین عالمی روایات سے ہم آہنگ کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک نے مقداری اثر کے جائزوں کی ایک جامع سیریز کے ساتھ پاکستان کے بینکاری نظام پر بازل کے نئے معیارات کے اثر کا جائزہ لینے پر غور وخوض کیا ہے۔ تفصیلی جائزے کے بعد اسٹیٹ بینک نے اگست 2013ء میں بازل سوم کی رہنما ہدایات جاری کیں جس کے نفاذ کے لیے 2013ء تا 2019ء کا وقت دیا گیا ہے۔

3.1.2 محتاطیہ ضوابط پر نظر ثانی

زیر جائزہ مدت کے دوران کارپوریٹ اور کمرشل بینکاری کے نظر ثانی شدہ ضوابط جاری کیے گئے تھے جن کا مقصد اسٹیٹ بینک کے موجودہ ضوابطی فریم ورک کو بدلتے ہوئے کاروباری ماحول اور بہترین عالمی روایات سے ہم آہنگ کرنا ہے۔ نظر ثانی شدہ ضوابط کا اہم مقصد بینکوں اور ڈی ایف آئیز کو درپیش خطرات سے نمٹتے ہوئے انہیں بہتر انداز میں متحرک ماحول کی فراہمی ہے جس کے لیے کاروباری فیصلوں میں انہیں زیادہ بااختیار بنایا گیا ہے۔ ان ضوابط میں مالی استحکام کے مقابلے میں تنوع اور اختراع کی ترجیح کو متوازن بنانے کے لیے خطرے کے کلیدی شعبوں میں کم از کم محتاطیہ نشانیوں کی نشاندہی بھی کی گئی ہے۔ ابھرتے ہوئے رجحانات اور خطرات کے مطابق متعلقہ فریق، بڑی قرض گیری کے ارتکاز اور رئیل اسٹیٹ کے انکشافات پر محتاطیہ حدود متعارف کرائی گئی ہیں۔

3.1.3 کالا دھن سفید کرنے اور دہشت گردی کی مالکاری سے نمٹنے کے اقدامات (اے ایم ایل/سی ایف ٹی)

اسٹیٹ بینک طویل مدت سے بینکاری ذرائع کو کالا دھن سفید کرنے اور دہشت گردی کی مالکاری میں استعمال کو روکنے کے اقدامات کرتا رہا ہے۔ کالا دھن سفید کرنے اور دہشت گردی کی مالکاری کے ضوابط کو صارف کی ضروری مستعدی، مراسلاتی بینکاری، رقوم بھیجنے اور موصول کرنے کے لیے برقی منتقلی کی شرائط، مشکوک لین دین کی اطلاع دینا، بینکاری لین دین کا دس برسوں تک ریکارڈ رکھنا، خطرے کی جانچ کے اندرونی جائزوں کے مطابق خطرے پر مبنی طرز فکر اور اندرونی کنٹرولز، پالیسیوں، عملدرآمد، آڈٹ وتربیت سمیت عالمی معیارات سے ہم آہنگ بنانے کے لیے احتیاطی اقدامات کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کرکے انہیں مزید مستحکم بنایا گیا ہے۔

4 اسٹیٹ بینک کی ضابطہ کاری ونگرانی کے تحت مالی نظام بینکوں، ترقیاتی مالی اداروں، خرد مالکاری بینکوں اور مبادلہ کمپنیوں پر مشتمل ہوتا ہے۔

3.14 آپریشنل خطرے پر رہنما خطوط

اداروں کو ان کے آپریشنل خطرے کے انتظام کے نظاموں کو مزید تقویت دینے اور آپریشنل خطرے کی پیمائش کے جدید طریقے اختیار کرنے میں سہولت دینے کے لیے اسٹیٹ بینک نے آپریشنل خطرے کے بامحفوظ انتظام سے متعلق اصول اور آپریشنل خطرے/نقصان کا ڈیٹا جمع کرنے اور بینکوں کی جانب سے عملدرآمد کے لیے کم از کم معیارات وضع کیے ہیں۔ بینکوں کو اجازت دی گئی ہے کہ وہ ان ہدایات کو اختیار کرتے ہوئے اپنے تجربات اور ضروریات کی روشنی میں معیارات کو بہتر بنائیں۔

3.1.4 پاکستان میں درجہ بندی کی ثقافت کا فروغ

پاکستان میں درجہ بندی کی ثقافت کو فروغ دینے اور خطرے کے انتظام کی روایات کو تقویت دینے کے لیے بڑے غیر درجہ بند قرض گیروں کے لحاظ سے خطرے پر مبنی کفایت سرمایہ کے قواعد میں تبدیلی کی گئی ہے جس کا مقصد ان کی حوصلہ افزائی کرنا ہے کہ وہ اپنی درجہ بندی کرائیں۔ اس طرح بینکوں کے اندرونی خطرے کی جانچ کا عمل مستحکم ہوگا جو بینکوں کے لیے سرمایہ جاتی بچتوں اور درجہ بند اداروں کے لیے قرض گیری کی لاگت کو حقیقت پسندانہ بنانے پر منتج ہوگا۔ اس ضمن میں نجی شعبے کے تمام غیر درجہ بند نجی قرض گیروں کے خطرے کا وزن 100 فیصد سے بڑھا کر 125 فیصد (31 دسمبر 2014 سے مؤثر) کر دیا گیا ہے جن کے پاس مالی اداروں سے 3 ارب روپے یا اس سے زائد کا مجموعی مالی انکشاف ہے۔

3.2 نگرانی فریم ورک میں بہتری

عالمی مالی بحران کے وقت سے سخت ضوابطی نگرانی کے لیے اہمیت کے حامل بعض شعبوں کی نشاندہی کی گئی ہے۔ ان میں جامع نگرانی، دباؤ کی جانچ، خطرات کا ارتکاز اور کمزور بینکوں کے مسائل حل کرنے کے لیے پیشگی مداخلت کے آلات شامل ہیں۔ نگرانی کی عالمی صورتحال کے مطابق اسٹیٹ بینک نے اپنی نگرانی کے دائرہ کار میں شامل اداروں کی نگرانی کو تقویت دینے کے لیے ذیل میں دیے گئے اقدامات کیے ہیں۔

3.2.1 دھچکوں کے مقابلے میں اداروں کی استقامت کی جانچ۔ دباؤ کا تجزیہ

دنیا بھر میں مرکزی بینکوں کی جانب سے مالی استحکام کا تجزیہ کرنے کے لیے خرد دباؤ کی جانچ کا استعمال بڑھ گیا ہے۔ اسٹیٹ بینک کی توجہ فی الوقت کلی اقتصادی خطرے کے اہم عوامل کے دھچکوں کے مقابلے میں بینکاری صنعت کے قرضہ جاتی جزدان کے خطرۂ قرض کے تجزیے پر مرکوز ہے۔ اس فریم ورک کو مزید تقویت دینے کے لیے اسٹیٹ بینک کو آئی ایم ایف سے تکنیکی امداد موصول ہوئی ہے۔ مشن نے اسٹیٹ بینک میں دباؤ کی مجموعی جانچ کے فریم ورک میں خاصی پیش رفت کو سراہا ہے۔ مختلف کلسٹرز کے ارکان پر مشتمل ایک ٹیم تشکیل دی گئی ہے جس کا مقصد ایسے کلی منظر ناموں کی تیاری ہے جو ممکنہ خطرات کی نشاندہی کے پیچیدہ عمل، ترسیل کے ممکنہ ذرائع کے تعین اور مالی شعبے سے دوبارہ حقیقی معیشت کو منتقلی کے بازرسی اثرات کے متعلق استدلال شامل ہیں۔ توقع ہے کہ اس عمل سے اسٹیٹ بینک کی کلی دباؤ کی جانچ کے فریم ورک کو مزید تقویت حاصل ہوگی۔

3.2.2 بڑے انکشاف کی نگرانی

مالی شعبے کے استحکام کو لاحق اہم خطرات میں نظمی خطرے کا بڑھنا شامل ہے جو زیادہ تر قرضوں کے ارتکاز سے پیدا ہوتا ہے۔ بہترین عالمی روایات کو مدنظر رکھتے ہوئے اسٹیٹ بینک نے بڑے انکشافات کی نگرانی کے لیے ایک جامع طریقہ کار وضع کیا ہے جس میں واضح طور پر بڑے انکشافات کی تعریف دی گئی ہے اور پارٹی/گروپ، آلات (قرضہ، ایکویٹی)، کرنسی، صاف انکشاف، متعلقہ فریق کے انکشاف وغیرہ پر مخصوص ارتکازی حدود دی گئی ہیں۔

3.2.3 نگرانی کا جامع فریم ورک

گزشتہ چند برسوں کے دوران اسٹیٹ بینک نے بینکوں اور دیوپیکر مالی اداروں کی جامع نگرانی کے لیے ایک فریم ورک تیار کیا ہے۔ اس فریم ورک کے تحت اسٹیٹ بینک بینکاری گروپس کے گروپ کی ساخت کی نشاندہی کرتا ہے اور ان کی مستقل نگرانی کرتا ہے تاکہ دیوپیکر مالی اداروں سے پیدا ہونے والے خطرات کی نشاندہی اور اس کا انتظام کیا

جا سکے۔ اس مقصد کے لیے اسٹیٹ بینک اور سیکورٹیز اینڈ ایکس چینج کمیشن آف پاکستان (ایس ای سی پی) پر مشتمل ایک مشترکہ ٹاسک فورس تشکیل دی گئی ہے جو معلومات کے تبادلے اور ان کی نگرانی کی کوششوں میں تعاون کرے گی۔ سال کے دوران بینکاری گروپس کی نگرانی کے نظام اور ایس ای سی پی کے ساتھ تعاون کے طریقہ کار کو دیو پیکر مالی اداروں کی نگرانی کے متعلق پیشگی تنبیہ کے اشاروں کی تیاری کے ذریعے مزید مستحکم بنایا گیا ہے۔

3.2.4 نگرانی عمل کو بہتر بنانا

نگرانی کے پروسیس کو مزید بہتر بنانے کے لیے سال کے دوران برمقام معائنہ اور فاصلاتی نگرانی کے پروسیس میں ذیل میں دی گئی بہتری لائی گئی ہے۔

* مالی ماخوذیات کا احاطہ کرنے کے لیے آپریشنز اور زر مبادلہ وٹریژری معائنے کے کتابچوں کی وسعت کو بڑھاتے ہوئے ان پر نظر ثانی کی گئی ہے۔
* مبادلہ کمپنیوں کے لیے فاصلاتی نگرانی کا ایک الگ فریم ورک تشکیل دیا گیا ہے۔ اس فریم ورک کے چھ اجزا ہیں، کارپوریٹ نظم ونسق (C)، آپریشنز (O)، نظام وکنٹرولز (S)، اے ایم ایل/سی ایف ٹی پیمانے اور طرز فکر (A)، منافع وگوشوارے (R) اور مالی گوشوارے (F)۔ اس فریم ورک سے مبادلہ کمپنیوں کی نگرانی کی اثر پذیری بڑھانے میں مدد ملے گی۔
* CAELS اور CAMELS کی جانچ میں یکسانیت کو یقینی بنانے کے لیے درجہ بندی کے پیرامیٹرز کو دوبارہ ہم آہنگ کیا گیا۔

3.3 نگرانی میں پیش رفت

اسٹیٹ بینک کی نگرانی کا نظام اس کی ضابطہ کاری میں شامل اداروں کی برمقام اور فاصلاتی نگرانی دونوں پر مشتمل ہے۔ بینکوں، ترقیاتی مالی اداروں اور خرد مالکاری اداروں کی برمقام نگرانی CAMELS فریم ورک (سرمایہ، اثاثہ جاتی معیار، انتظام، آمدنی، سیالیت اور نظام وکنٹرولز) پر مبنی ہے جبکہ فاصلاتی نگرانی CAELS (سرمایہ، اثاثہ جاتی معیار، انتظام، آمدنی، سیالیت اور دیگر خطرات کے مقابلے میں حساسیت) فریم ورک پر مبنی ہے۔ نگرانی کے عمل میں توجہ اداروں کے مجموعی خطرے کے تجزیے اور ان کی پالیسیوں وطریقوں کی اثر پذیری، کنٹرول کا ماحول، اور قوانین پر عملدرآمد، ضوابط اور نگرانی کی ہدایات پر توجہ دی گئی ہے۔ عملدرآمد کے ضروری اقدامات اور بعد میں ان کا جائزہ شامل ہے جسے نگرانی عمل کے دوران مشاہدے میں آنے والے ضوابطی خدشات کو ختم کرنے کے لیے انجام دیا جاتا ہے۔

مالی سال 14 کے دوران اسٹیٹ بینک نے متعدد بینکوں، ترقیاتی مالی اداروں، خرد مالکاری اداروں (ایم ایف بیز) اور مبادلہ کمپنیوں کا معائنہ کیا تھا۔ معائنہ ٹیموں نے مختلف ضوابطی مسائل پر مشاہدات قلمبند کرائے ہیں جنہیں معائنہ رپورٹوں میں نمایاں طور پر شامل کیا گیا ہے تاکہ اصلاح کے اقدامات کیے جاسکیں اور اسٹیٹ بینک ان اقدامات پر عملدرآمد کی صورتحال کا بعد میں جائزہ لیتا رہا ہے۔ باضابطہ نگرانی کے علاوہ مخصوص تفتیش اور متعدد نظری معائنے کیے گئے تاکہ مخصوص مسائل اور خطرات سے نمٹا جاسکے۔

3.3.1 ایف ایس بی آر سی جی ایشیا پر اسٹیٹ بینک کی نمائندگی

مالی استحکام بورڈ کے علاقائی مشاورتی گروپ برائے ایشیا کا رکن ہونے کی حیثیت سے اسٹیٹ بینک نے اس فورم کے تحت ہونے والے غور وخوض میں مؤثر شرکت کی ہے۔ ایف ایس بی آر سی جی ایشیا نے ایشیائی خطے پر ایس آئی ایف آئی فریم ورک کے اثر، جوابی اقدامات اور ایشیا میں شیڈو بینکاری پر مطالعاتی جائزوں کے لیے دو ورکنگ گروپس تشکیل دیے ہیں۔ اسٹیٹ بینک نے ان ورکنگ گروپس کو تفصیلات فراہم کی ہیں۔ ایف ایس بی اگست 2014 میں ان دونوں گروپس کی رپورٹس شائع کرے گا۔ بینک نے طویل مدتی سرمایہ کاری (ایل ٹی آئی) پر ایک غیر رسمی جائزہ گروپ میں شرکت کی تاکہ طویل مدتی سرمایہ کاری مالکاری کی موجودہ صورتحال کا جائزہ لیا جاسکے اور طویل مدتی سرمایہ کاری کی رسد کو فروغ دینے اور ایشیائی تناظر میں مالی استحکام کے اہم عوامل کی نشاندہی کی جاسکے۔

3.4 بینکوں/ایم ایف بیز کی ملکی وعالمی رسائی میں اضافہ

3.4.1 نئی شاخوں کا قیام: بینکوں/ایم ایف بیز کو 791 نئی شاخیں[5] کھولنے کی اجازت دی گئی جن میں 485 روایتی بینکاری کی شاخیں، 245 اسلامی بینکاری شاخیں اور

[5] ان میں ذیلی شاخیں بھی شامل ہیں۔

61 خرد مالکاری کی شاخیں شامل ہیں۔ اس طرح جون 2014 میں ملک میں بینکوں کی شاخوں کی مجموعی تعداد بڑھ کر 12,465 تک پہنچ گئی۔

3.4.2 بیرون ملک توسیع: فی الوقت دنیا کے 37 مما لک میں آٹھ پاکستانی بینک مختلف قسم کے فرائض (شاخیں، نمائندہ دفاتر اور ذیلی ادارے) انجام دے رہے ہیں۔ مالی سال 14 کے دوران اسٹیٹ بینک نے پاکستانی بینکوں کو اپنے بیرون مما لک آپریشنز کو آئرلینڈ، سری لنکا، متحدہ عرب امارات، بنگلہ دیش، کینیا، ملائیشیا اور سے چلز تک توسیع دینے کی اجازت دی تھی۔

3.5 حکومتی اقدامات میں سہولت دینا

3.5.1 سماجی بہبود کے اقدامات کو فروغ دینا

اسٹیٹ بینک، حکومت پاکستان کے بعض سماجی بہبود کے اقدامات میں سہولت دیتا رہا ہے۔ قدرتی آفات کے متاثرین اور دہشت گردی کے خلاف جنگ کے باعث اندرونی بے گھر افراد (آئی ڈی پیز) میں مالی امداد کی تقسیم میں اعانت کے لیے ضروری ضوابطی ہدایات اور رہنما خطوط جاری کیے گئے۔ مالی سال 14ء کے دوران بینکوں نے اسمارٹ کارڈز کے ذریعے استفادہ کنندگان میں رقوم کی تقسیم کے لیے بینظیر انکم سپورٹ پروگرام میں تعاون جاری رکھا تھا۔

3.5.2 ایک بینک میں سرکاری شعبے کی شیئر ہولڈنگ کی نجکاری

اسٹیٹ بینک نے یونائیٹڈ بینک لمیٹڈ میں 19.8 فیصد شیئر ہولڈنگ کی بے سرمایہ کاری کے لیے نجکاری کمیشن کو درکار اعانت فراہم کی تھی۔ نجکاری کے مذکورہ سودے سے 38.2 ارب روپے کی خام آمدنی حاصل ہوئی تھی (تقریباً 387 ملین ڈالر، بشمول 310 ملین ڈالر کی بیرونی جز دانی سرمایہ کاری) جس میں سے 81.4 فیصد کو بیرونی سرمایہ کاروں نے سبسکرائب کیا تھا۔

3.6 صارف کا تحفظ

اسٹیٹ بینک صارفین کے ساتھ منصفانہ سلوک کی ثقافت کو فروغ دینے اور اس کے طرز عمل کی نگرانی کو تقویت دینے کے لیے کوشاں رہا ہے۔ ضابطہ کاری میں شامل اداروں سے کہا گیا ہے کہ وہ اپنے صارفین کی شکایات نمٹانے کے طریقوں کو بہتر بنائیں۔ شعبہ تحفظ صارف (سی پی ڈی) نے مالی سال 14ء کے دوران مجموعی طور پر 4,830 وقتی مسائل حل کیے۔ مزید برآں، ای سی آئی بی سے متعلق مجموعی طور پر 5,676 شکایات کو نمٹایا گیا جن میں سے بیشتر تین سے سات دنوں میں حل کی گئیں۔

صارفین کے تحفظ کو مزید تقویت دینے کے لیے سی پی ڈی نے مالی سال 14ء کے دوران متعدد اقدامات کیے جن میں یہ شامل ہیں (الف) چیکوں کے لیے اضافی سیکورٹی خصوصیات متعارف کرانا (ب) خصوصی افراد کے لیے قابل رسائی بینکاری کے انفراسٹرکچر کی تیاری (ج) مالی صارفین کو فروخت کی غیر شفاف روایات اور ان کے لیے قواعد و شرائط کو واضح کرنے کے لیے کریڈٹ کارڈ سمری باکس متعارف کرانا (د) عمر رسیدہ پنشنروں کے تحفظات کو پنشن کی تقسیم کی مؤثر مانیٹرنگ کے لیے برمقام نگرانی اور" کھاتے میں پنشن کی براہ راست منتقلی" کی سہولت کے ذریعے دور کیا گیا (ہ) معاشرے کے مختلف طبقات کے لیے صارفی تعلیم اور آگاہی کے پروگراموں کا انعقاد اور صارفی تحفظ سے متعلق معلومات وہدایات کی اخبارات کے ذریعے ترسیل۔